© rasailojaraid.com

اقتباسِ خطاب: سید عطاء المحسن بخاری　　　　ضبطِ تحریر: خادم حسین

رامے کی موسیقی اور اسلام

ابنِ امیرِ شریعت سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ نے ۱۳ مئی کو دارِ بنی ہاشم ملتان میں خطبۂ جمعہ کے دوران مسٹر حنیف رامے کے بیان پر بھی تبصرہ کیا۔ تقریر کے اس حصہ کو جناب خادم حسین نے قارئینِ نقیب کے لئے نقل کر دیا ہے جو پیشِ خدمت ہے (ادارہ)

پنجاب کے ان پڑھ، بے وقوف سپیکر مسٹر حنیف چوہدری (المعروف حنیف رامے) نے کہا ہے کہ "موسیقی نبیوں کا شیوہ ہے" اس بین الاقوامی جاہل اعظم کو یہ بھی معلوم نہیں کہ موسیقی اور غنائیت میں فرق ہے۔ غنائیت سُر کا نام ہے جبکہ موسیقیت ایک ٹھوس اور غیر جاندار جسم سے نکالی گئی آواز کا نام ہے۔ اور اسے یہ بھی نہیں پتہ آواز کہتے کسے ہیں۔ ہمارے بزرگوں پر اللہ کی رحمت ہو۔ فن تجوید پڑھا کے ہمارا یہ باب بھی مکمل کر گئے۔ کہ دو جسموں کے ملاپ سے جو آواز پیدا ہو۔ میراثی اس فن کو جانتا ہے وہ اسے سُر کہتا ہے۔ اس آواز کو اگر ڈھال لیا جائے تو فن تجوید کے اعتبار سے قرآن خوانی میں جو غنائیت ہے وہ بن جاتی ہے۔ آبشار ہو، پرندوں کی بولی ہو یا غنائیت ہو یا نعت خوانی ہو۔ کسی قسم کی انسانی، غیر انسانی آواز ہو، وہ صوتیت ہے۔ سُر ہے۔ غنائیت ہے۔ موسیقی نہیں ہے۔ حدیث میں ہے۔ کہ قرآن مجید کو غنا سے پڑھو۔ آنجناب ﷺ کا حکم ہے۔ اس لئے ہم مصری قاریوں پہ مرتے ہیں۔ سبحان اللہ جب وہ پڑھتے ہیں۔ زمین و آسمان وجد میں آجاتے ہیں۔ عبدالباسط کی اذان میں اس کی سانس کا میں نے وقفہ گنا۔ پنتالیس سیکنڈ ہے اس کی سانس۔ کسی آدمی کا سانس اتنا لمبا دکھائیے۔ اور اتنی بلندی پہ جا کے پڑھنے والا۔ جس طرح اس نے حی علی الصلوٰہ۔ حی علی الفلاح کہا ہے۔ اتنی بلند آواز میں پڑھنا بڑا مشکل ہے۔ سوائے قرآن کے نہیں پڑھ سکتے۔ انترا ہی صحیح نہیں رہتا۔ یہ قرآن کا معجزہ۔ اس کی زندہ کرامت ہے۔ کہ جتنا زور لگا کر پڑھو گے اس کی لذتیت میں اضافہ ہوگا۔ اور اس کی غنائیت سارے جہاں کو جھومنے پر مجبور کر دے گی۔ موسیقی آلاتِ طرب سے پیدا ہونے والی آواز کو کہا جاتا ہے۔ اس نالائق کو اتنا معلوم نہیں ہے۔ بھٹو کے شباب کے زمانے میں بھٹو کی سیاست بھی جوان تھی۔ اور بڑے بڑے ایٹم بم اس کی جوانی میں بہہ گئے تھے۔ اس دور میں بھی اس نے یہ بھاشن دیا تھا۔ اور اب بھی یہی بھاشن دے ڈالا اور سب سے بڑی دلیل یہ لائے کہ جی وہ بنو نجار کی بچیوں نے دف بجا کے نبی ﷺ کا استقبال کیا تھا۔ اگر آپ نے دف دیکھی ہے تو میں چیلنج کرتا ہوں کہ دَف کی آواز میں کوئی لذتیت نہیں ہے۔ آپ کسی بڑے سے بڑے میراثی سے اس کی گواہی دلوالیں، دَف کی آواز کیا ہے۔ دَپ۔ دَپ۔ دَپ۔ اب اس میں کیا لذتیت ہے۔ جی بتائیں! اس سے کون مور پنکھی ناچ ناچے گا۔ دوسری بات یہ کہ مدینہ کی کافروں کی بیٹیوں نے دَف بجائی تھی، مسلمانوں کی بیٹیوں نے نہیں۔ تیسری بات یہ کہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس کافر معاشرے کا استقبال کرنے کا اپنا کلچر کا حصہ تھا۔ اسلامی کلچر کا حصہ نہیں تھا۔ یہ کیوں نہیں سوچتے؟ یہ جاہل ان پڑھ لوگ۔ پڑھے لکھے کی کرسی پر بیٹھ کر غلاظت پھینکنے اور لگنے لگتے ہیں۔ اور اس سے سارے معاشرے کو بد بودار، متعفن بناتے ہیں۔ معاشرے میں سڑاند پیدا کرتے ہیں۔ گندے اور گندگی پھیلانے والے لوگ، یہ ناپاک معاشرے کے ناپاک افراد..... مسٹر فراز ہو، عاصمہ جہانگیر ہو، حنیف رامے ہو۔ یا اسی قسم کا پاگل فرزمان ہو۔ گدھے پر لدھا ہوا ایک تنبورا۔ انہیں کیا معلوم دین کیا ہے؟ دین پڑھنے سے آئے گا۔ پڑھو پھر بات کرو۔ پھر میں دیکھوں تمہارے اندر کیا ہے؟ ایک اور بات مسٹر رامے نے یہ کہی ہے۔ کہ "حضور ﷺ نے اس کی تحسین کی۔" میں گنہگار طالب علم ہوں۔ پورے پاکستان کے پیپلز پارٹی کے مولوی گروپ اور مسلم لیگ کے مولوی گروپ تمام کو چیلنج کرتا ہوں کہ نبی ﷺ کی تحسین کا ایک جملہ حدیث کی کسی کتاب میں دکھا دیں کہ بنو نجار کی بچیوں کی دف بجانے پر حضور ﷺ نے فرمایا ہو۔ واہ واہ واہ۔ ماشاء اللہ بڑی اچھی بات ہے! کچھ نہیں فرمایا۔ خاموشی اختیار کی۔ اس لئے کہ وہ کافروں کی بچیاں تھیں اور کافروں کا کلچر تھا۔ ملتان کے مخدوم صدرالدین (پاک گیٹ) کا واقعہ یاد آیا ان کے حوض کو حوضِ کوثر کہا جاتا تھا اور اس کے اوپر پیپل کا درخت تھا۔ اسے کہتے تھے طوبیٰ۔ اس کے نیچے ساز بجتا تھا۔ اور مخدوم صاحب کہتے تھے مجھے اس ساز میں، اس موسیقی کی لذت میں، خدا نظر آتا ہے۔ میرے ابّا نے کہا "مخدوم صاحب! اگر لوگوں کی بچیاں نچوا کے، ڈھول بجا کے، خدا نظر آتا ہے۔ تو بسم اللہ کیجئے۔ اپنی بچی کو نچوائیے۔ خود ہارمونیم بجائیے۔ خدا بہت جلدی نظر آئے گا" اس حنیف رامے کی بیٹی (مریم رامے) گاتی ہے۔ ٹی وی میں اچھلتی کودتی ہے۔ رامے صاحب! اپنی بیٹی کو ضرور نچوائیے مگر اسلام میں اس کا جواز پیدا نہ کریں۔

ساز و آواز کو اسلام سے کیا نسبت ہے؟
اگر کوئی نسبت ہے تو افشا کریں اخفا نہ کریں

....

فون بستانِ عائشہ: 511356
فون مدرسہ: 511961

طالبات کی دینی تعلیم و تربیت کی عظیم درسگاہ

مدرسہ بستانِ عائشہ

میں دو نئی درسگاہیں زیرِ تعمیر ہیں اہلِ خیر سے التماس ہے کہ اس کارِ خیر کی تکمیل کے لئے فوری طور پر اپنے عطیات ارسال فرمائیں (جزاکم اللہ تعالیٰ)

ترسیل زر کے لئے:

بذریعہ منی آرڈر: سید عطاء المحسن بخاری، دار بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان

بذریعہ بینک ڈرافٹ یا چیک: سید عطاء المحسن بخاری اکاؤنٹ نمبر 29932 حبیب بینک حسین آگاہی ملتان

© rasailojaraid.com